بعون صناع نگین مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

گلدستہ از ہار رنگین و دستہ ہوی مناقب محبوب سید المرسلین اعنی شمس المشارق والمغارب حضرت اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب علی ابن ابی طالب نظم لطیف و رنگین و ذریعہ نجات المتقین موسوم بہ

مخمس ظہیری

بر

ہفت بند کاشی علیہ الرحمہ

معروف بہ اسم تاریخی

مناقب ظہیر

١٣٠٨ ہجری

از نتائج طبع انور و فکر آسمان گستر عالم المعی شاعر لوذعی حقائق و معارف آگاہ جناب مولانا مولوی حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب المتخلص بہ ظہیری سہسوانی دام فیضہ الا ... بحسن و خوبی

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ آئین مرغوب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام ای آیۂ قرآن ہدی للمتقین   السلام ای نکتۂ تفسیر قرآن مبین
کہتے ہین اہل زمین اور حامل عرش برین   السلام ای سایۂ ذات خورشید رب العالمین

آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

آپکے بذل و کرم کی ہی فضا گر ہشت خلد   کیون شہ چکے فیض سے شہ کے مقدر ہشت خلد
آپکے قبضہ مین دوزخ اور یکسر ہشت خلد   مفتی ہر چار دفتر خواجۂ ہر ہشت خلد

داور ہر شش جہت اعظم امیر المومنین

آپ ہین سر ازل ای مظہر انوار غیب   رونق دین نبی اور گلبن گلزار غیب
ہو قسیم حوض کوثر ساقی انہار غیب   مقصد تنزیل بلغ مرکز اسرار غیب

مطلع تیلوہ شاہد مقطع حبل المتین

ماہر علم الیقین شہ راز دار لو کشف   دیدۂ عین الیقین صورت نگار لو کشف
واصل حق الیقین آئینہ دار لو کشف   عالم علم لدنی شہسوار لو کشف

ناصر حق نفس پیغمبر امام المتقین

آپکی ہو ذات اقدس منبع امداد خلق
تم ہو سترا احمدی سب تمسے ہی بنیاد خلق
آپکی ہی شان عالی دافع بیداد خلق
صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق
بہترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

آپ ہین مصداق من بشری سراسر مرتضےٰ
آیۂ تطہیر ہو اور شہسوار لافتا
شان اقدس کی ہی شاہد قل کفی او ہل اتی
صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما
قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

گھر مین جب اللہ کے پیدا ہوے شاہ زمان
دھوم تھی عرش برین پر کہتے تھے کروبیان
ہو گیا قائم زمین پر قدرت حق کا نشان
در جہان از راہ حشمت چون جہانی در جہان
برزمین از روے رفعت آسمانی برزمین

آسمان ہی اک نہین تمسے ہی مولا مستفیض
فیض عالی سے نکیون ہو ساری دنیا مستفیض
وحش و طیر و انس و جان ہین کوہ و صحرا مستفیض
از عطاے دست فیاض تو دریا مستفیض
وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین

کب ولا سے تیری کر سکتا ہی کوئی انحراف
رتبۂ عالی کی شہرت قاف سے ہی تا بہ قاف
شان مین تیری پیمبر نے کہا من کنت صاف
کاتب دیوان امرت موسی دریا شگاف
پردہ دار بام قصرت عیسی گردون نشین

ہی تری صورت سے پیدا شکل بیچون و چگون
سوچتا ہون عارض رنگین کو نسبت کس سے دون
پھر بھلا تیرے مراتب کیون نہون حد سے فزون
نقشبند کاف و نون از بدو فطرت تا کنون
نا کشیدہ چون مہ رخسار تو نقش مبین

زندگی سے بسکہ میرا چاک ہی دامان عمر
زہد و تقوی ہی اگر اب تو یہ ہی شایان عمر
عمر بھر نکلا نہ میرا کوئی بھی ارمان عمر
ناشنیدہ از زمان عہد تا پایان عمر
بے رضاے حق زتو حرفے کرام کاتبین

سمجھے اور جانے کوئی کیا ای علی تیرا کمال — یا پیمبر جانتا ہی یا خداے ذو الجلال
عالم ایجاد مین ممکن نہین تیری مثال — مثل تو چون شبہ ایزد در ہمہ عالم محال

در بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

غرق ہون بحر گنہ مین ای شہ سر احد — کثرت افکار کی اب رات دن ہی مجھپہ زد
دور ہون رنج و الم ای رہبر الله الصمد — یا علی مشکل کشا کیجے مدد کیجے مدد

آنکہ مداحش خدا ہمدم رسول اللہ بود
گر کسی ہمتاش باشد ہم رسول اللہ بود

بند دوم

آپکے در تک بشر کی ہو علی کیا دسترس — جب قدمبوسی کی دلسے ہو ملایک کو ہوس
جل بجھا ہون سوز غم سے مین بھی اک مانند خس — ای بغیر از مصطفے نابودہ ہمتاے تو کس

بستہ بر مہر تو ایزد مہر حور العین وبس

آپکا قبضہ ہی ہر شی پر سما سے تا سمک — حکم عالی پر روان ہین سبعہ سیارے تلک
کیون نہ پھر مشتاق ہون سو جان سب جن و ملک — مہرۂ مہر از گلوے صبح بر نارد فلک

گر نہ از مہرت بر آید صبح صادق را نفس

ای فلک گر در ہت نقش کف پاے تو مہر — بر فلک جا یافت گر چہ جب ایاے تو مہر
آسمان سر تو اُٹھائے سامنے آئے تو مہر — کیست با قدرت سپہر چیست بارلے تو مہر

این ز قدرت مستعار و آن ز رایت مقتبس

آسمان مہر و کرم کی اپنے دکھلائے تو مہر — تاب کیا ہی جو دل مومن سے بڑھ جائے تو مہر
ماہ کی کیا تاب و طاقت سامنے آئے تو مہر — کیست با قدرت سپہر و چیست بارلے تو مہر

این ز قدرت مستعار و آن ز رایت مقتبس

آپکا دست کرم لاریب ہی دست الہ — آیۂ قرآن ید الله فوق ایدیہم گواہ

کہ رہی ہی فتح و نصرت مرحبا ای دین پناہ | کاروان سالار جاہت چون کند آہنگ راہ

چرخ را بر دست پیش آہنگ بند و چون جرس

کس طرح سمجھے کوئی مولا ترا عز و وقار | بات کہنے کی نہین عاجز ہی فکر خاکسار
دی نبیؐ نے تمکو بیٹی اور خدا نے ذوالفقار | با شکوہ صولتت دستان نیاید در شمار

در پر عنقاے مغرب کی شکوہ آرد مگس

ہو کوئی کیا مقابل تیرے کیا روز مصاف | فیصلہ دم بھر مین کر دے بس تری شمشیر صاف
کانپتا اب تک ترے ہی نام سے ہی کوہ قاف | ضربت دست تو گر دستان بدیدی در مصاف

مرغ روحش یکیان از بیم بشکستی قفس

علم کا در ہی تو ہی تجھسے ہوے سب بہرہ مند | آسمان ہی عز و تمکین کے مقابل اک سپند
تیری اک اک بات سو سو رکھتی ہی معنی بلند | ور شکوہت را بمیزان معانی بر کشند

از رہ خفت کم آید بو قبیس از یک عدس

آپ وہ بحر کرم ہین ای شہ سر صمد | آپنے کی ہی ہر اک آئی ہوئی تکلیف رد
ہل اتی اسکی ہی شاہد انما اسکی سند | گر دل دریا عطایت موج بر گردون زند

لجہ گردون دران گردان نماید چون خس

آسمان اس بات کی کھاتا قسم ہی بر ملا | کوئی بتلاؤ زمین پر جز علیؑ اشجع ہوا
کسنے پایا ہی لقب کرار و حیدر لافتا | اندران میدان کہ مردان سعادت جسے را

از رہ مردی عنان از دست بر باید فرس

یا شہ دلدل سوار و بیشۂ شیر احد | آپنے در پردہ کی اور انبیا کی بھی مدد
ہو نکیون دشمن کو سکتہ اور تحیر رو نہ بد | نشتر شمشیر شیران روے در شریان نہد

چون طبیب مرگ گیرد ساعد جانش مجس

کسکی طاقت ہی کرے تجھسے جو مولا کارزار | آدمی کی جان کیا قوم بنی جان ہی فرار

بھاگ جائے سامنے سے رستم و اسفندیار
از میان مشرق میدان برائی مہردار
رایت دولت زپیش و آیت نصرت زپس

حق تعالی کو تری ہر بات آئی ہے پسند
رعب سے تیرے ہر اک کا کانپ اٹھے بند بند
ہے محب کو تیرے راحت اور عدو کو ہے گزند
خلق ہفت اقلیم اگر آن روز ہمدستان شوند
از سر مردی نیارد تاب میدان تو کس

تیغ کے جوہر شہا تیرے ہیں سب پر آشکار
آسمان پر کہہ رہے تھے جبرئیل نامدار
سر پہ اک ملعون کے چمکی ہو گیا وہ دم میں چار
ہے علی روز وغا یہ آسمانوں پر پکار
صورت گرد مجسم فتح گوید آشکار
لافتی الا علی لاسیف الا ذو الفقار

بند سوم

ای عروس عدل و حکمت از تو پر زر یافته
رہنماے از تو دیدہ خضر رہبر یافته
خاک راہت رتبہ گوگرد احمر یافته
ای سپہر عصمت از فر تو زیور یافته
آفتاب از سایہ چتر تو افسر یافته

آپکے درکا گدا کونین کا ہے شہریار
ہو نہ کیوں اکسیر یا رس آگے قدموں پر نثار
آپ ہیں مقبول داور ای شہ عالی وقار
از غبار درگہ چرخ احترامت آشکار
کیمیا گر نسخۂ گوگرد احمر یافته

سرنگوں مولود سے تیرے ہوئے لات و ہبل
کی خدا نے ذات اقدس بے عدیل و بے مثیل
کانپ اٹھے تیری دہشت سے ہر اک دشت و جبل
بر امید نقش رویت دست نقاش ازل
نقشہا بربستہ لیکن چون تو کمتر یافته

آپکے جود و کرم کا کس سے ہو مولا بیان
کیوں نہوں قائل بھلا اہل زمین اہل زمان
دست ہمت کو تمہاری جانتا ہے اک جہان
ہر کہ دستت را ابر یا کرد نسبت بیگمان

رشحۂ دست ترا دریاے اخضر یافتہ

بد و خلقت را وجود تو وجہ پیدائی بدہ　　　آفرینندہ چہ خود مداح ذات تو شدہ
دعوی مداحیت از آفریدہ بیہدہ　　　آنکہ اندر آفرینش لاف بالائی زدہ
رفعت را از آفرینش پایہ برتر یافتہ

ہیں نبیؐ سردار عالم آپ ہیں شاہ حجاز　　　آپکے در سے ہر اک ہوتا ہی آکر سرفراز
ہو سکے رتبہ بیان کس منھ سے پھر بندہ نواز　　　باز قدرت ہر کجا بال جلالت کردہ باز
طائران سدرہ را در زیر شہپر یافتہ

تیرے دریاے کرم کا ہو شناور کوئی جو　　　اوج رفعت میں حباب آسا وہ سمجھے چرخ کو
بحر ظلمت پر پڑے سایہ وہیں پر نور ہو　　　روز فتح الباب از ابر دست دریا بار تو
نسر طائر را فلک چون بط شناور یافتہ

کہہ رہا ہی اک جہان دست خدا ہی تیرا دست　　　ہر قوی بازو کو دی تو نے شہا اکثر شکست
یہ بلندی آسمان کی ہو مقابل تیرے پست　　　ہر کہ مہر مہر تو بر صفحۂ جان نقش بست
مخزن دل را چو کان زر توانگر یافتہ

فیض سے تیرے بڑھا جسکا بڑھا ہی مرتبہ　　　تیرے دروازہ سے پایا جسنے جو پایا شہا
دولت دارین سے دامن گدا کا بھر دیا　　　ہر کہ دست حاجت خود پیش تو برداشتہ
دست خود را تا قیامت حاجت آور یافتہ

آپ ہیں نور خداے لم یزل مشکل کشا　　　تجھکو بھی نبیؐ نے انت منی ہی کہا
کیا کہوں کیا ہیں محمدؐ اور کیا ہیں مرتضیٰؑ　　　با صفاے گوہر پاک تو رضوان سالہا
خاک خجلت بر جبین آب کوثر یافتہ

کیا بشر کا منھ کرے تیری جو کچھ مدح و ثنا　　　جب پیمبرؐ نے کہا میں ہوں علی مرتضےٰ
اس سے اور آگے ظہیری کہہ نہیں سکتا ذرا　　　ساقی کوثر چہ چندان مدح باشد مر ترا

ای ز تو دریاے فطرت کان گوہر یافتہ

آپکی ہی ذات اقدس سب سے ہمہ اور با ہمہ — آپ سے پاتے شرف ہیں رات دن صبح و مسا
بھائی ہو اور یار ہو اور زوج بنت مصطفےٰ — با خدا و مصطفےٰ راے تو یکرو داشتہ
وز خدا و مصطفےٰ شمشیر و دختر یافتہ

فخر ہی عالم کا تو ای سید والا نسب — افتخار آدم و حوا ہی تو مقبول رب
ذکر تیرے جود کا کرتے ملک ہیں روز و شب — وقت پیدایش کہا جبریل نے احمد سے جب
گر نبودی ذات پاکت آفرینش را سبب
تا ابد جو استر دن بودی و آدم عزب

بند چہارم

ای گل گلزار خوبی گلستان مصطفےٰ — وہی بہار نکہت سرو روان مصطفےٰ
آپ ہیں نفس نبی اور جسم و جان مصطفےٰ — ای معظم کعبہ اصل از بیان مصطفےٰ
قبلۂ دنیا و دین جان جہان مصطفےٰ

آپ ہیں اسرار حق اور راز دار کن فکان — تم وجہ اللہ سے ظاہر کیوں نہو وسعت و شان
احمد مرسل کی جو سی آپنے اکثر زبان — از نقود گوہر معنی لبالب شد دہان
تا نہادی لب بصورت بر دہان مصطفےٰ

تھا جو کچھ حکم خدا حضرت کو وہ کرنا تھا بس — بستر راحت پہ چھوڑا آپکو بے پیش و پس
سخت نادانی ہی بے سمجھے کہے جو بوالہوس — ای باستحقاق بعد از مصطفےٰ غیر از تو کس
تا نہادہ پاے تمکین بر مکان مصطفےٰ

کوئی تیری شان عالی میں کرے کیا گفتگو — آب کوثر سے زبان کی پہلے کر لے شست و شو
جب کہیں افلاک پیر کرو بیان ای نیکخو — تیغت آن ابر یست دریا دل کہ فتح الباب او
تازہ دارد زاب نصرت بوستان مصطفےٰ

ایک عالم سے ترے پایہ کو جب پایا بلند
آپ ہین باب مدینہ رمز کن سے ارجمند
کیون نہ عالم تجھسے آگہ ہو شہا پھر بہرہ مند
رہ روان عالم تحقیق رہ کی بردہ اند
بی زمین بوس درت بر آسمان مصطفی

تیرے باعث نوح کو طوفان سے دی حق نے نجات
پڑھ اٹھے سب کلمہ طیب جمادات و نبات
حد سے افزون ذات ہے الاکیون نہو والاصفات
تا سپہر شرع دین پر نور شد ہرگز نتافت
از نور روشن ترمہی بر آسمان مصطفی

تا قبائے بیمثالی بر قدرت خیاط بافت
با چراغ آفتاب از شرق تا مغرب شتافت
چرخ گردان درجہان گردید مثل تو نیافت
تا سپہر شرع دین پر نور شد ہرگز نتافت
از نور روشن ترمہی بر آسمان مصطفی

چھا رہا تھا کفر عالم مین جہان تھا بت پرست
دونون عالم مین شہا تیرا نکیون ہو بند و بست
شرک عالم سے مٹایا اور بتون کو دی شکست
رفعت بالائے امکان صورت نا ممکن است
ور بود ممکن بود قدر روان مصطفی

تیری مدحت سے نکیون پر نور ہو میرا قلم
وعبل و سحبان و اسماعیل کہتے ہین ہم
مجھسا مدحت خوان نہوگا ہند سے لے تا عجم
گرچہ در عالم باقبال تو ثنا ہا کردہ ام
آنچہ حسان کرد روزی در زمان مصطفی

کسکی طاقت ہے جو لکھوے وصف مولائین ہین
کر نہین سکتا ظہیری وصف مین اسکے سخن
جسکے ہون مداح احمد اور خدائے ذوالمنن
لاف مداحی دران حضرت نمی آرم زدن
ای ثنا خوان تو ایزد از زبان مصطفی

یا علی کیا لکھ سکے انسان تمہارے وصف کو
یہ کبھی ممکن نہین اوصاف جو تحریر ہو
آپ کا قرآن مین اللہ خود ہے مدح گو
از زبان خلق بر ناید صفات ذات تو
ور بر آید ہم بر آید از زبان مصطفی

ایکہ ذات پاک تو دروازۂ علم نبی ست　　بسکہ بر قلب تو اسرار جہان پوشیدہ نیست
ہر چہ بار اندر دل آید بر ضمیرت منجلی است　　عرض حاجت بر تو حاجت نیست میدانی کہ چیست

حال اخلاص من اندر خاندان مصطفےٰ

رات دن رہتا ہوں میں رنج و مصیبت میں پھنسا　　یا علی المرتضیٰ یہ وقت ہی امداد کا
لیجیے میری خبر بہر محمد مصطفےٰ　　منت خلقم بجان آورد لطفی کن مرا

وا رہان از منت خلقم بجان مصطفےٰ

گھیرے رہتے ہیں مجھے ہر دم شہا رنج و محن　　اور عدو ہر وقت مجھ پر ہو رہے ہیں خندہ زن
پر شکایت کا کبھی لب پر نہیں آتا سخن　　یا شہ ہر دوسرا بہر طفیل پنجتن

روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت جان پیمبر یک نظر کن سوی من

بند پنجم

آپ ہیں شاہ ولایت یا امیر المومنینؑ　　معدن کان سخایت یا امیر المومنینؑ
طوطیا شد خاک پایت یا امیر المومنینؑ　　ای ستودہ مرخدایت یا امیر المومنینؑ

خواندہ نفس مصطفایت یا امیر المومنینؑ

جود و بخشش سے کیا عالم کو تمنے بہرہ مند　　نور بخشا ماہ کو اور مہر کو ضو جوق پسند
آپکے در سے ہوا ہر ایک آکر سربلند　　خازنان کان و دریا کیسہ ہا پر ساختند

روز بازار سخایت یا امیر المومنین

آپ ہیں مشکل کشائے خلق ای سر صمد　　اور کی قوم بنی جان کی شہا تم سے مدد
آگیا ہی بحر غم میں میرے مولا جزر و مد　　بسکہ لعل اندر دل کان خاک بر سر میکند

از کف دریا عطایت یا امیر المومنین

آسمان ہی اک نہیں تنہا ہی تیرا زیر حکم　　حق نے کی ہی ساری دنیا تیرے مولا زیر حکم

کردیے اللہ اکبر کوہ و صحرا زیر حکم — گردنان دہر را آوردہ سرہا زیر حکم

بازوے زور آزمایت یا امیر المومنین

آپکی خاک قدم سے کیون نہون غمگین شاد — کہ رہا ہی اک جہان آپسمین جب ای پاک زاد
باغ عالم مین پھلا پھولا ہراک نخل مراد — از نسیم باد نوروزی تشاید کرد یاد

پیش خلق جان فزایت یا امیر المومنین

کیجیے ٹھوکر سے زندہ مجکو ای عیسی نفس — طائر جان سے ہوا خالی مرا کنج قفس
ہر کسی کے آپ ہین مولا علیؑ فریادرس — انچہ عیسی از نفس میکرد رمزی بود و بس

از لب معجز نمایت یا امیر المومنین

آپ ہین مقبول داور ای شہ عالم پناہ — آپکے در پہ ہراک ہوتا ہی آکر داد خواہ
سرور دنیا و دین ہین آپ ای شیر الٰہ — با ہمہ بالا نشینی عقل کل نا بردہ راہ

زیر شادروان رایت یا امیر المومنین

آپ کے اوصاف کو کیا لکھ سکے کوئی بشر — جبکہ مداحی کرین خود حضرت خیر البشر
جود و بخشش کی نکیون شہرت ہو تیری عرش پر — گر بدی بالا تر از عرش برین جاے دگر

گفتمی کانجاست جایت یا امیر المومنین

تیرے رتبہ پر نہین مولا کسی کو دسترس — کیسے مداحی کرین پھر شاعران بوالہوس
کب سلیمان کی صفت کر سکتے ہین مور و مگس — مدح گر شایستۂ ذات تو باید گفت و بس

کیست تا گوید ثنایت یا امیر المومنین

عالم علم لدنی آپ ہین بے اشتباہ — کیونکہ ہو سر خداوند جہان تورا آگہ
آپ ہین تفسیر قرآن اسکا قرآن ہی گواہ — انچہ تو شایستۂ آنی ز روے عز و جاہ

کس نداند جز خدایت یا امیر المومنین

جاے زیبا ہین ترے اوصاف ای سرِ صمد — عقل انسان کر نہین سکتی ہی جسمین جد و کد

حق تعالیٰ نے کیئے اوصاف تیرے لاتعد — خاطر ہیچون من شوریدہ خاطر کی کند

وصف ذات کبریایت یا امیرالمومنین

آپ کا رتبہ کیا ہی حق تعالیٰ نے بڑا — کیونکہ ہو تم تاجدار فقرا ی شاہ ہدا
شہسوار لافتیٰ ہو اور رمز ہل اتیٰ — سورۂ اِنّا فتحنا معنی سرّ خدا

فہم انسانی چہ داند قدرت کار ترا
کافرینش برنتابد بار مقدار ترا

بند ششم

دست یزدان از زبان مصطفےٰ جان شماست — ہر دو عالم ہرچہ در روے زیر احسان شماست
وہچہ در امکان نباشد ہم در امکان شماست — ایکہ فرمان شما موقوف فرمان شماست

دور دوران فلک دوری ز دوران شماست

ایکہ قرآن جملہ اندر حسن حال وقال اوست — نی فقط این ہر دو عالم وہچہ در روے مال اوست
بلکہ این مشتی نمون از رفعت واجلال اوست — آفتابے کاسمان در سایۂ اقبال اوست

پرتو از لمعۂ گوے گریبان شماست

یا علیؑ بار رحمۃ للعالمینت وحدتیست — منت خلاق واحسان شما ہر دو یکیست
آنکہ زیر بار احسان شما نابودہ نیست — چشمۂ کز وے محیط آفرینش قطرہ الیست

رشحۂ از لجۂ دریاے احسان شماست

آفرینش سے شرف ہو جسکی قسمت مین رقم — کیون نہ ٹھہرے قبلۂ عالم وہی بیت الصنم
سنگ اسود کہ رہا ہی کھاکے یہ حق کی قسم — نسبت قدر ترا با اوج گردون چون کنم

زانکہ اوج او حضیض فرش ایوان شماست

حق نے بخشا آپ کو وہ مرتبہ روز الست — کردیا تفویض تمکو کل جہان کا بند وبست
آگیا قبضہ مین تیرے جو کہ تھا بالا و پست — انچہ گردون را بود چشم جہان بین روشن است

جز دو قرصے نیست آنہم فضلۂ خوان شماست

تاب وطاقت کیا بشر کی جو سر رفعت اٹھائے — مرتبہ کیا عرش کا ہو جو نہ گردن کو جھکائے
تیری رفعت کیا زمین کے دلین یا مولا سمائے — قبۂ نہ چرخ را چون دانہ برچیند زجائے

مرغ تعظیمی کہ آن بر بام ایوان شماست

ذات پاکت مظہر نور خدا جل وعلاست — سینۂ پاکت ترا پُر نور رشد علم خداست
نائب احمد توئی محکوم وحاکم ماسواست — ہر گہر کاندر ضمیر کان امکان قضاست

صورت اظہار آن موقوف فرمان شماست

ای وصی مصطفٰے مشکل کشا ای دین پناہ — آپکی سرکار سے پائے ظہیری عز وجاہ
ہند مین مداح تیرا کہتا ہی شام وپگاہ — بندۂ بیچارہ کاشی از دل وجان سال وماہ

روز وشب درخطۂ آل ثنا خوان شماست

یا علی ہی ذات اقدس آپکی وہ بیعدیل — گمرہون کے رہنما ہو درومندون کے کفیل
ہو نصیری کے خدا اور بندۂ رب جلیل — پیر مکتب خانۂ ابداع یعنے جبرئیل

باہمہ ذہن وذکا طفل دبستان شماست

مجمع در انبیا ظاہر ترا شد شوکتی ست — در گروہ اولیا باطن ترا شد رایتی ست
در حضور کبریا افزون وبالا عزتی ست — ہر کجا در مجمع قرآن خدا را آیتی ست

از کمال فضل ورحمت خاص شان شماست

عرض کرتا ہی ظہیری بادل سوز وگداز — ہند سے بلوائیے جلدی بخجف شاہ حجاز
کیجیے بذل وکرم سے اپنے مجکو سرفراز — بر در دولت سرایت روے برخاک نیاز

بادل پُر درد وبر امید دربان شماست

کیا کہون رنج ومصیبت کیا ہی ای شاہ زمن — ہر گھڑی دل پر مرے رہتا ہی اک رنج ومحن
کب تلک پھرتا رہون در در مین آوارہ وطن — از پئے حسنین وزہرا ہو کرم یا ابو الحسن

درد پنہان پیش درمان چند بتوان داشتن
عاقلے نبود ز درمان درد پنہان داشتن

بند ہفتم

یا علی المرتضی کہتے ہیں جملہ خاص و عام — آپ کا روضہ کیوں ہو رشک وہ بیت الحرام
جب کہے روح خلیل اللہ ہر دم صبح و شام — تا بنجف شد آفتاب دین و ملت را مقام
خاک او دارد شرف بر زمزم و بیت الحرام

جنت الماوی نجف کی کیوں نہ ہووے سرزمین — عرش سے زاید ہو رتبہ میں جو مدفن شاہ دین
اپنا قبلہ اسکو سمجھیں کیوں نہ جملہ مومنین — کعبہ اصل است بے شک نزد ارباب یقین
زانکہ دارد عروۃ الوثقاے دین در وے مقام

یا شہ ہر دو سرا مقبول رب العالمین — حامی دین ہدا محبوب ختم المرسلین
کہہ رہی ہے وجد کے عالم میں تمسے یہ زمین — آفتاب آسمان دین امیر المومنین
والی ملک ولایت حاکم دار السلام

آپ ہیں سر خدا اے واقف اقسام وحی — مظہر اسرار قدرت کاشف ابہام وحی
معنی و تفسیر قرآن بادہ نوش جام وحی — مبطل بنیاد بدعت منشی احکام وحی
قاضی ملک شریعت دافع کفر و ظلام

محرم راز خدا اے بادشاہ انس و جان — اے سر پر سروری اے مالک کون و مکان
نور احمد کا نہ ہوتا یا علی گر درمیان — سایہ لطفت یعنی گر نبودی در جہان
صورتے بودی جہان از روے معنی ناتمام

تیری رفعت کی صفت ہو کس سے یا مولا رقم — ہیں غلام کمترین در کے ترے دارا و جم
تو وہ عالی مرتبت ہے اے امام محترم — ہر سپہر احترامت آفتاب از ذرہ کم
بر زمین احتشامت ذرہ خورشید احترام

کیا بشر کا منھ کرے مولا جو تیری منقبت
جو ترے در کا گدا ہی ہو سکندر مرتبت
کب بھلا ہو مور سے ممکن سلیمان کی صفت
با شکوہ شقہ دستار و رکن مسندت
تاج جمشیدی چہ و تخت سلیمانی کدام

ورطۂ غم مین پھنسا ہون کیجیے مولا مدد
شن لیا ہو مرتبہ جب سے غلامون کا ہی کد
رنج و غم کی کوئی حد ہو گئے ہین لاتعد
انچہ در تعظیم و تمکین سلیمان میرود
اندکے بود آنہم از تمکین سلمان تو وام

یا علی سب جانتے ہین آپ کو عالم پناہ
کیجیے مجھپر کرم ہو اندنون حالت تباہ
بڑھ گئی کچھ عرش اعلی سے بھی تیری بارگاہ
ای سریر سروری آوردہ از جاہ تو جاہ
وی جہان آفرینش بردہ از نام تو نام

آفرینش سے خدا نے تمکو وہ رتبہ دیا
ل گئی اسکی بلا جسنے کہا مشکل کشا
خلق کا ہادی کیا مخلوق کا اک رہنما
تیر تدبیر ترا پیوستہ تقدیر قضا
ننہد از روے ادب بیرون ز فرمان تو گام

علی من کنت مولا سے کہلا یہ مرتبہ
لحمک لحمی سے ثابت ہو گیا رتبہ ترا
بار ہا تمکو نبی نے انت منی ہی کہا
نسبتت با سائر انسان خطا باشد خطا
گوہر پاکیزہ جوہر را چہ نسبت با رخام

ات واحد کے سوا روز ازل کچھ بھی نہ تھا
ر احمد سے علی کا نور مشتق ہو گیا
خود خدا تھا خود سے نور مصطفی ظاہر ہوا
مثل تو جز مصطفی صورت نہ بندد عقل را
معنی ایمان ما اینست روشن والسلام

امام المتقین مولا علی یعسوب دین
محبون کو ترے ارشاد رب العالمین
کہ رہے ہین سب ملک افلاک پر یہ بالیقین
دیدکے ہین منتظر رضوان و غلمان حور عین
زائران روضہ ات را بر در خلد برین
میرسد آواز طبتم فادخلوہا خالدین

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

عاشقان در دولت مرتضوی اور ساجدان محراب عبادت علی مجتبی پر واقف و آگاہ ہیں کہ مناقب امیر المومنین زبدۃ الوصیین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں جس عظمت و رفعت کا ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمۃ ہے مثل و نظیر اسکا آج تک ممکن نہوا۔ اکثر شعراے نامدار نے اُسکے جواب میں طبع آزمائیاں فرمائیں لیکن نقش بر آب ہوئیں اور مہتاب بہ گز پیمودن کا نتیجہ ظاہر ہوا یہی سبب ہے قبول خاطر و حسن سخن خداداد است۔ معمار ازل نے یہ خلوتکدہ خاص ملاے مرحوم کے آرام کے لیئے بنایا اور خیاط قدرت نے یہ جامہ فقط اُن ہی کے قامت موزون پر سی دیا۔ اکثر حضرات نے اس وادی دشوار گزار سے عطف عنان کرکے ہفت بند مذکور کا مخمس کیا اور ہر ہر شعر پر تین تین مصرعے لگاکر زور طبع دکھایا۔ منجملہ ان حضرات آخر الذکر کے شاعر ہمہ دان محسود امثال و اقران ماہر باکمال ناظم عدیم المثال رشک ظہوری و انوری جناب مولانا حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب المتخلص بہ ظہیری سہسوانی ثم البدایونی نے بھی بزبان اُردو مصرعے لگاکر منقبت موصوف کا مخمس فرمایا۔ الحق مولانا ے ممدوح فصاحت و بلاغت نظم میں سب حضرات پر گوے سبقت لیگئے۔ گرہ کے مصرعے ایسے لگائے کہ ہر شعر منقبت کو اپنا کر لیا چنانچہ خوبی و عمدگی اس مخمس کی بروقت ملاحظہ ارباب ذوق و شوق پر واضح ہوگی اور اس نظم عالی پر گوہر تحسین و آفرین عالم وجد میں نثار فرمائینگے۔

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ مخمس ہر دل عزیز مطبع نامی و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ عالی ہمتی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء
۱۳ مطابق ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ جامہ طبع سے آراستہ ہوکر رونق بزم مشتاقان ہوا۔